بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹م

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم: جمعرات

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۲۹ جمادی الثانی ۱۳۹۰ھ ۳ تبوک ۱۳۴۹ہش ۳ ستمبر ۱۹۷۰ء	نمبر ۲۰۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ربوہ سے ایبٹ آباد تشریف لے گئے

ربوہ ۲ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ربوہ میں قریباً ایک ہفتہ قیام فرمانے کے بعد آج صبح ساڑھے چھ بجے بذریعہ موٹر کار ربوہ سے ایبٹ آباد تشریف لے گئے۔ حضور ایدہ اللہ کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب بھی حضور کے ہمراہ تشریف لے گئے ہیں۔ روانہ ہونے سے قبل حضور ایدہ اللہ نے احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں موجود کثیر التعداد احباب کو شرفِ مصافحہ عطا فرمایا۔ حضور نے مبلغِ سکنڈے نیویا مکرم کمال یوسف صاحب کو جو بتاریخ ۳ تبوک سکنڈے نیویا واپس جا رہے ہیں معانقہ کا شرف بھی بخشا۔ موٹر کار میں سوار ہونے سے قبل حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ احباب شریک ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲ تبوک۔ مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد ابن محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے انگلستان جانے کیلئے آج صبح سرگودھا ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ سے لاہور روانہ ہوئے۔ مقامی احباب نے بہت کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر جمع ہو کر آپ کو پھولوں کے ہار پہنائے اور مصافحہ و معانقہ کر کے آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر قائمقام وکیل اعلیٰ تحریک جدید کے فرمانے پر اجتماعی دعا محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے کرائی۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو آپ بخیریت منزلِ مقصود پر پہنچیں اور خدمتِ دین کی بیش از بیش توفیق ملے۔ آمین

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء کیلئے ضروری اعلان

جیسا کہ تمام عزیز طلباء کو معلوم ہے کہ سکول موسم گرما کی تعطیلات کے بعد پانچ ستمبر صبح ساڑھے سات بجے سے کھل رہا ہے اس لئے تمام طلباء وقت پر پہلے ہی دن حاضر ہو جائیں۔ کیونکہ سات تاریخ سے ششماہی امتحان شروع ہو رہا ہے۔ سستی کرنے والے طلباء امتحان میں شریک نہ ہو سکیں گے اور ان کا نقصان ہو گا۔

حبیب الرحمٰن

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بجز خدا تعالیٰ کے اور کوئی ہستی نہیں جس کی طرف انسان توجہ کرے اور کچھ مانگے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عشقِ الٰہی کے نتیجہ میں وہ پایا جو دُنیا میں کبھی کسی کو نہیں ملا

"بجز خدا تعالیٰ کے اور کوئی مخلوق اور ہستی نہیں ہے جس کی طرف انسان توجہ کرے اور اس سے کچھ مانگے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک ذات کے عاشق زار اور دیوانہ ہوئے اور پھر وہ پایا جو دُنیا میں کبھی کسی کو نہیں ملا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ سے اس قدر محبت تھی کہ عام لوگ بھی کہا کرتے تھے کہ عشق محمد علیٰ ربہ یعنی محمد اپنے رب پر عاشق ہو گیا صلی اللہ علیہ وسلم۔

حقیقت میں انبیاء علیہم السلام کو جو شرف ملا اور جو نعمت حاصل ہوئی وہ اسی وجہ سے۔ اور اگر کوئی پا سکتا ہے تو اسی ایک راہ سے پا سکتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا دامن پکڑا اور قوم اور برادری کی کچھ بھی پرواہ نہ کی۔ خدا تعالیٰ نے بھی وہ وفا کی کہ ساری دُنیا جانتی ہے جس مکہ سے آپؐ نکالے گئے تھے اسی مکہ میں ایک شہنشاہ کی شان اور حیثیت سے داخل ہوئے۔ قوم اور برادری نے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ ایذا رسانی کا باقی نہیں چھوڑا لیکن جب خدا تعالیٰ ساتھ تھا وہ کچھ بھی بگاڑ نہ سکے۔ مَیں یقیناً جانتا ہوں اور نبیوں اور رسولوں کی زندگی اس پر گواہ ہے کہ وہ چونکہ اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اس لئے وہ نہیں مرتے جب تک کہ ان کی مُرادیں پوری نہ ہو جائیں اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو لیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعائیں دُنیا کے لئے نہ تھیں بلکہ آپؐ کی دعائیں یہ تھیں کہ بُت پرستی دُور ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی توحید قائم ہو اور یہ انقلاب عظیم ہی دیکھ لو کہ جہاں ہزاروں بُت پوجے جاتے ہیں وہاں ایک خدا کی پرستش ہو۔ پھر تم خود ہی سوچو اور مکہ کے اس انقلاب کو دیکھو کہ جہاں بُت پرستی کا اِس قدر چرچا تھا کہ ہر ایک گھر میں بُت رکھا ہوا تھا۔ آپ کی زندگی ہی میں سارا مکہ مسلمان ہو گیا اور ان بُتوں کے پجاریوں ہی نے ان کو توڑا اور ان کی مذمت کی یہ حیرت انگیز کامیابی یہ عظیم الشان انقلاب کسی نبی کی زندگی میں نظر نہیں آتا جو ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا۔ یہ کامیابی آپؐ کی اعلیٰ درجہ کی قوتِ قدسی اور اللہ تعالیٰ سے شدید تعلقات کا نتیجہ تھا۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۷۳-۲۷۴)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳ تبوک ۱۳۴۹ ہش

الٰہی جماعتوں کا کردار

اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنّت ہے کہ دنیا میں اس کی قائم کردہ جماعتیں تکالیف اٹھا کر اور ابتلاؤں کی پُرخار وادیوں میں سے گزر کر اپنی منزلِ مقصود پر پہنچا کرتی ہیں۔ دنیا ان کی راہ میں مشکلات پیدا کرتی ہے، انہیں ہر قسم کی تکالیف اور ایذائیں دیتی ہے اور اِس طرح ان کی مخالفت کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتی۔ اس کے باوجود الٰہی جماعتیں اِن مصائب اور مخالفتوں کی پرواہ کئے بغیر پوری تسلّی اطمینان اور بشاشت کے ساتھ اپنے کام میں لگی رہتی ہیں اور پوری یکسوئی کے ساتھ دین کی سربلندی کے لئے قربانیاں کرتی چلی جاتی ہیں۔ وہ اس حالت میں بھی دم نقد بہشت میں ہوتی ہیں اِس لئے کہ وہ مشاہدہ کر رہی ہوتی ہیں کہ ان کا خدا ان کے ساتھ ہے جو ہر ہر قدم پر، ہر ہر آن ان کی مدد کر رہا ہے۔ وہ جانتی ہیں کہ حق کے مخالف مصائب کے کتنے ہی عظیم پہاڑ کیوں نہ کھڑے کریں، دل آزادیوں اور ایذارسانیوں میں کتنے ہی کیوں نہ بڑھ جائیں وہ خدائے قادر و توانا کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کون ہے جو اس کی مشیّت اس کے ارادوں اور اس کی تقدیر کو بدل سکے۔

الٰہی جماعتوں کے افراد کا بھروسہ خدا تعالیٰ پر ہوتا ہے اور وہ اِس یقین سے لبریز ہوتے ہیں کہ خدائی وعدے بہرحال پورے ہو کر رہیں گے۔ جب بھی مخالفت زور پکڑتی ہے اللہ تعالیٰ کے سلوک کو دیکھ کر اُن کا یقین اِس بات پر اَور بھی زیادہ پختہ ہو جاتا ہے کہ اب خدا کی مدد آئے گی اور ان کے لئے مزید ترقیوں کامیابیوں اور کامرانیوں کی راہ ہموار کر دکھائے گی۔ اُن کے کانوں میں اپنے قادر و قدیر اور مقتدر خدا کا یہ وعدہ گونج رہا ہوتا ہے کہ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْہَادُ (المومن آیت ۵۲) اور یہ کہ وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ (الروم آیت ۴۸)

ایسے حالات میں خدائی جماعتوں کے افراد حصولِ نصرتِ الٰہی کے ذرائع کو اختیار کرنے میں اَور بھی زیادہ عزم و ہمّت اور تعہد سے کام لینا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ ذرائع جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کی آیت ۴۶ میں فرمایا ہے یہ ہیں:-

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ وَاِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ۔

یعنی صبر اور دعا کے ذریعہ سے اللہ سے مدد مانگو اور بے شک فروتنی اختیار کرنے والوں کے سوا دوسروں کے لئے یہ امر مشکل ہے۔

اِس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے صبر اور صلوٰۃ کو حصولِ نصرتِ الٰہی کے دو اہم ذرائع قرار دیا ہے۔ صبر اور صلوٰۃ دونوں بہت حد تک ہم معنی الفاظ ہیں۔ دونوں میں خدا تعالیٰ کے راستہ میں پیش آنے والی مصیبتوں کو استقلال اور ہمّت سے برداشت کرنے اور خدا تعالیٰ کے حضور سربسجود ہو کر اس سے استعانت چاہنے کا مفہوم شامل ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ صبر کا لفظ پیش آنے والی بیرونی مشکلات کے بداثرات قبول نہ کرنے کی سعی و جہد پر بولا جاتا ہے جبکہ صلوٰۃ کا لفظ تزکیۂ نفس اور کامل عبد بننے کی خاطر اپنے اوپر خود مشقّت وارد کرنے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کماحقہٗ ادائیگی کے ذریعہ اپنے وجود کو جاذبِ نصرتِ الٰہی بنانے پر دلالت کرتا ہے۔ اوّل الذکر میں جرأت اور ہمّت و استقلال سے کام لے کر بیرونی مصائب کے خلاف کامیاب دفاع کا مفہوم پایا جاتا ہے اور موخرالذکر میں خود اپنے نفس پر مشقّت وارد کر کے باطنی قوّت حاصل کرنے کے معانی پوشیدہ ہیں۔ دونوں میں خدا تعالیٰ سے استعانت چاہنے اور اُسی سے مدد مانگنے کا مفہوم مشترک ہے۔

پھر اِس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ صبر کے ذریعہ بیرونی خطرات کا کامیاب مقابلہ کرنے اور صلوٰۃ کے ذریعہ باطنی قوّت حاصل کرنے میں وہی مؤمن کامیاب ہوتے ہیں جو فروتنی اور عاجزی و انکساری اختیار کرنے والے ہوں اور کمال تذلّل اور نیستی کی حالت میں خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑانے والے ہوں۔ پس الٰہی جماعتوں کے افراد مخالفتوں اور ایذارسانیوں کے اوقات میں ظلم کا جواب ظلم سے نہیں دیتے بلکہ اَور بھی زیادہ فروتنی اختیار کر کے صبر اور صلوٰۃ کو اپنا شعار بناتے ہیں۔ وہ دوسروں کے سامنے اپنے دُکھ اور اپنی تکلیف کا اظہار نہیں کرتے وہ اپنے اللہ کو پکارتے ہیں اور اپنی شکایت اُسی کے حضور میں پیش کرتے ہیں کیونکہ جہاں دوسروں کے آگے اپنے دُکھ اور اپنی تکلیف کا اظہار کرنا صبر کے منافی ہے وہاں صرف اور صرف خدا کے حضور میں شکایت کرنا صبر کے حقیقی مفہوم کے عین مطابق ہے۔ وہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی طرح کہتے ہیں اِنَّمَا اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰہِ (یوسف آیت ۸۷) یا پھر حضرت ایّوب علیہ السلام کی طرح اپنے مولیٰ کے حضور عرض کرتے ہیں اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ (انبیاء آیت ۸۴) اِسی طرح وہ عاجزی اور فروتنی کا جامہ پہن کر صبر اور صلوٰۃ کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں اور اِس یقین سے لبریز ہوتے ہیں کہ قرآنی وعدہ کے بموجب اللہ تعالیٰ کی نصرت آئے گی اور دوڑتی ہوئی آئے گی، مصائب کے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے، مشکلات کے بادل چھٹ جائیں گے، حق پہلے سے بھی زیادہ شان کے ساتھ دنیا پر آشکار ہو گا اور زمین کے اطراف وجوانب مشرق بھی اور مغرب بھی اپنے رب کے نور سے چمک اٹھیں گے۔ ایسے حالات میں غلبہ و نصرت کے خدائی وعدوں پر ان کا ایمان پہلے سے بھی زیادہ پختہ ہو جاتا ہے۔ دنیا انہیں ڈرا رہی ہوتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی نئی کامیابیوں اور کامرانیوں کے خیر مقدم کی تیاریاں کر رہے ہوتے ہیں۔

ایسے ہی ایک موقع پر صبر اور صلوٰۃ کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھانے والے حقیقی مومنوں کو خدا تعالیٰ نے حسب وعدہ اپنی غیر معمولی نصرت سے نوازنے کے بعد انہیں یاد دلایا تھا:-

وَاذْکُرُوْا اِذْ اَنْتُمْ قَلِیْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِی الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ یَّتَخَطَّفَکُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىکُمْ وَاَیَّدَکُمْ بِنَصْرِہٖ وَرَزَقَکُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ

(الانفال آیت ۲۷)

اور یاد کرو جبکہ تم تھوڑے تھے اور زمین میں کمزور سمجھے جاتے تھے اور ڈرتے تھے کہ لوگ تم کو اُچک کر نہ لے جائیں پھر باوجود اِس کے اُس نے تم کو جگہ دی اور اپنی مدد سے تمہاری تائید کی اور پاک چیزوں سے تمہیں رزق بخشا تاکہ تم شکر کرو۔

پس الٰہی جماعتوں کے کردار میں صبر اور صلوٰۃ کو بنیادی اہمیت حاصل ہوتی ہے اور وہ انہی دو اوصاف کی بناء پر اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں ابتلاؤں میں کامیاب اور فائز المرام ہوتی ہیں۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

روزنامہ الفضل ربوہ

خود خرید کر پڑھے!

نیو انگلش بائیبل پر ایک نظر!

مثیل موسیٰ والی پیشگوئی میں کھلی تحریف

(محترم شیخ عبد القادر صاحب ۔ لاہور)

بائیبل کے تراجم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بشارت کے الفاظ یہ ہیں:۔
"مَیں اُن کے لئے اُن کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔" (استثناء ۱۸/۱۸)

سنہ ۱۹۶۲ء میں امریکہ کے یہودیوں نے تورات کا نیا ترجمہ شائع کیا۔ اس میں "بھائیوں میں سے" کی بجائے

"from among their own people"

ترجمہ کر دیا گیا۔ اب ترجمہ یوں ہو گیا:۔
مَیں اُن کے لئے اُنہی کی اُمت میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرونگا

سنہ ۱۹۷۰ء میں پراٹسٹنٹ دنیا نے بائیبل کا ہر لحاظ سے جدید ترجمہ شائع کیا۔ اس میں "بھائیوں میں سے" کی بجائے

"one of their own race"

ترجمہ کر دیا گیا۔ گویا بایں الفاظ ترجمہ ہو گیا:۔
مَیں ان کے لئے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔ جو کہ انہی کی نسل کا ایک فرد ہو گا۔

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ کیا کہ جو ترمیم یہود نے شروع کی اسے علمائے مغرب نے بپایۂ تکمیل پہنچایا۔

اس مقالہ میں اس نئے ترجمہ کے حسن و قبح پر ایک طائرانہ نظر ڈالی گئی ہے۔

(ا) نیو انگلش بائیبل کے عبرانی حصہ میں یعنی عہد عتیق میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں کی گئی ہیں:۔
(۱) سینکڑوں الفاظ عبرانی متن میں الحاقی ثابت ہوئے۔ ان کو متن سے خارج کر کے باریک ٹائپ میں حاشیہ پر دیدیا گیا۔
(۲) بعض الفاظ کا متن میں اضافہ کیا گیا۔
(۳) بعض آیات بالکل نکال دی گئیں۔ ان کا نمبر بھی اب خالی ہے۔
(۴) ترتیب آیات میں غلطیاں تھیں بہت سی آیات کو نئی ترتیب دی گئی۔ مثلاً آیت نمبر ۱ اصل جگہ سے ہٹا کر ۱۲ کے بعد درج کر دی گئی۔
(۵) بعض مبرا سرا الحاقی آیات ثابت ہوئی ہیں ان کو اس قسم کی بریکٹ [ ] میں دے دیا گیا۔

(ب) نئے عہد نامہ میں ایک ہزار الفاظ پر مشتمل آیات متن سے نکال کر حاشیہ پر درج کر دی گئیں۔ ان میں الوہیت، ابنیت، رفع الی السماء اور تثلیث جیسے عقائد شامل ہیں۔ اب تفصیل ملاحظہ ہو۔

سنہ ۱۹۷۰ء اس لحاظ سے بہت اہم سال ہے کہ دنیائے عیسائیت میں رُبع صدی کی سعی و کوشش کے بعد عہد عتیق کا ایک نیا ترجمہ منظر عام پر آیا۔ یہ ترجمہ گیارہ پراٹسٹنٹ کلیساؤں اور جید علماء بائیبل کے علم و فضل کا مرہون منت ہے۔ دیر سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ بائیبل کے قدیم نسخوں کے پیش نظر عبرانی بائیبل کے متن کی تصحیح کی جائے۔ اور عہد جدید کی طرح پُرانے عہد نامہ کا بھی ترمیم شدہ ترجمہ "موڈرن انگلش" میں پیش کیا جائے۔

عہد جدید کا ترجمہ یونانی سے انگریزی میں سنہ ۱۹۶۱ء میں شائع ہوا اور عہد قدیم کا ترجمہ عبرانی سے سالِ رواں کے دوران اشاعت پذیر ہوا۔

اب عہد عتیق اور عہد جدید ایک ہی جلد میں شائع ہوئے ہیں۔ سنہ ۱۹۶۱ء کے بعد کے مواد کے پیشِ نظر عہد جدید میں بعض ترمیمات کی گئی ہیں لیکن بہت معمولی۔ سنہ ۱۹۶۱ء کی اشاعت میں سب ترمیمیں شامل ہیں۔

عہد جدید میں تقریباً ایک ہزار الفاظ پر مشتمل آیات، متن کا حصہ ثابت نہیں ہوئیں۔ ان آیات کو متن سے نکال کر باریک ٹائپ میں حواشی کی صورت میں درج کر دیا گیا۔ ان آیات میں بنیادی عیسائی عقائد پر مشتمل آیات بھی شامل ہیں۔

تاریخ بائیبل میں پہلی دفعہ عہد عتیق کو بھی اسی نقطۂ نظر سے جانچا گیا اور پتہ لگا کہ بیسیوں مقامات عہد عتیق میں الحاقی ہیں۔ عہد عتیق یعنی عبرانی بائیبل کے الحاقات کا پتہ حسب ذیل قدیم نسخوں سے مقابلہ و موازنہ کے بعد لگا ہے۔

(۱) صحائفِ قمران میں قدیم ترین عبرانی متن ملا ہے۔ یسعیاہ نبی کے صحیفہ کا ایک مکمل نسخہ اور دوسرا بوسیدہ نسخہ، بحرِ میّت کے علاقہ کے غاروں سے دستیاب ہوا۔ چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی صورت میں عبرانی بائیبل کے تقریباً سبھی صحیفوں کے اقتباس ملے ہیں۔ تفاسیر بائیبل کی صورت میں زبور، حبقوق، میکاہ اور بعض دوسرے صحائف کے اقتباس مل چکے ہیں۔ اس مواد کو متن کی تصحیح میں استعمال کیا گیا۔

(۲) سامری تورات میں تورات کی پانچ کتابوں کا قدیم ترین متن موجود ہے۔ یہ مسوراتی متن سے کئی جگہ اختلاف کرتا ہے۔ اس کا گیارھویں صدی کا نسخہ دستیاب ہے جو کہ نیو انگلش بائیبل کے مترجمین کے زیر نظر رہا۔

(۳) دوسری صدی میں علمائے یہود نے سانحۂ یروشلم سے بچے کھچے نسخوں کی بنیاد پر عبرانی بائیبل کی تدوینِ نَو کا کام شروع کیا۔ یہ متن مسوراتی کے نام سے موسوم ہے۔ مسورہ کے معنے "روایت" کے ہیں۔ اس متن میں کتابت کی بہت سی اغلاط موجود ہیں۔ مسوراتی متن کے عبرانی نسخے نویں سے لے کر گیارھویں صدی تک کے دستیاب ہیں۔ اس سے پہلے کے ناپید ہیں۔ ان نسخوں سے بھی متن کی تعیین میں مدد لی گئی۔

(۴) تیسری اور دوسری صدی قبل مسیح میں علمائے یہود نے عبرانی بائیبل کا ترجمہ یونانی زبان میں کیا۔ اس ترجمہ کو Septuagin کہتے ہیں۔ یعنی سبعینیہ۔ ان علمائے یہود کے سامنے جو بائیبل کا متن تھا وہ مسوراتی یعنی روائتی متن سے بدرجہا بہتر تھا۔ اس کا یونانی ترجمہ، اصل متن کا آئینہ دار ہے۔ جہاں موجودہ عبرانی متن مخدوش ہو وہاں سبعینیہ کا متن راہنما ثابت ہوتا ہے اور غلطی کی نشاندہی کر دیتا ہے۔

(۵) عیسائیت کی اشاعت کے ساتھ ساتھ سلطنت روما میں لاطینی ترجمہ کی ضرورت محسوس ہوئی۔ پہلے سبعینیہ یعنی یونانی ترجمہ کو لاطینی زبان میں ڈھالا گیا پھر چوتھی صدی کے اواخر میں جیروم نے علمائے یہود کی مدد سے براہِ راست عبرانی سے لاطینی میں ترجمہ کیا۔ اس ترجمہ کو Vulgate (ولگیٹ) کہتے ہیں۔ عبرانی متن کو سمجھنے کے لئے لاطینی تراجم بھی بہت مدد دیتے ہیں۔

(۶) جب عبرانی زبان مر رہی تھی اور اس کی جگہ آرامی لے رہی تھی اُس وقت علمائے یہود نے عبرانی بائیبل کے بعض حصوں کا ترجمہ آرامی میں کیا۔ اسے "ترجم" کہتے ہیں۔ یہ عبرانی متن کا لفظی ترجمہ ہوتا تھا۔ ترجم کے نسخے بھی تحقیقِ متن میں بہت مفید ثابت ہوئے ہیں۔

(۷) قرونِ اولیٰ میں بائیبل کا سُریانی ترجمہ ہوا۔ اسے پشیتہ کہتے ہیں جس کے معنے "سادہ یا سلیس" کے ہیں۔ اس متن کے دوسری زبانوں میں تراجم بھی ہوئے۔ یہ ایک بیش بہا خزانہ ہے جس سے پُرانے اور نئے عہد نامہ دونو کے متن کی تحقیق میں مدد ملتی ہے۔

اس قیمتی تاریخی مواد کے پیشِ نظر پرانے عہد نامہ کے عبرانی متن پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ نتیجۃً عبرانی متن میں بہت سی ترمیمات روا رکھی گئیں۔ کئی آیات تو بالکل نکال دی گئیں کیونکہ وہ مستند نسخوں میں نہیں ہیں۔ سینکڑوں چھوٹے بڑے فقرے حذف کر دیئے گئے۔ یہ الفاظ بعد کا اضافہ ثابت ہوئے ہیں۔ بعض الفاظ متن کا حصہ تھے لیکن روایتی متن میں انہیں سے وہ داخل کئے گئے۔

آثار قدیمہ سے ملنے والی زبانوں اور ان کے سرمایہ الفاظ کی مدد سے محاورۂ زبان کو سمجھا گیا اور آج ایک بالکل نیا ترجمہ "نیو انگلش بائیبل" کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ ۱۱۶۴ صفحات پر مشتمل یہ ترجمہ بیس سال سے زائد عرصہ کی تحقیق و تدقیق کا نتیجہ ہے۔ دنیائے عیسائیت میں اس ترجمے سے کھلبلی مچ گئی ہے۔ کیونکہ روایتی تراجم کی سند ختم ہو گئی ہے۔ مسوراتی متن جسے یہود الہامی سمجھتے تھے وہ بھی مخدوش ثابت ہوا۔ (باقی)

یہ ترجمہ یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ کی منہ بولتی گواہی ہے۔

(۲)

اس کارنامے کا ایک افسوسناک پہلو بھی ہے۔ تورات میں موسیٰ کی مانند ایک عظیم الشان پیغمبر کے مبعوث ہونے کا ذکر ہے۔ اس بشارت میں علماءِ یہود نے زمانۂ قدیم سے ایک تحریف کی ہوئی تھی۔ اس کی اصلاح کے لئے علماءِ بائیبل نے کوئی توجہ نہیں کی۔ بلکہ ترجمہ میں اسے اَور بگاڑ دیا۔ بشارت میں تھا کہ بنی اسرائیل کے بھائیوں میں موسیٰ کی مانند پیغمبر برپا ہوگا۔ اسے یوں کردیا کہ محض بنی اسرائیل سے آئے گا۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ تورات کی پانچویں کتاب استثناء کے ۱۸ باب میں دو جگہ مثیلِ موسیٰ کے آنے کی پیشگوئی ہے۔ آیت ۱۵ اور آیت ۱۸ میں۔ آیت ۱۵ کے عبرانی الفاظ درج ذیل ہیں:-

نابی	نبی
مِقِرّبِ کَ	تیرے درمیان سے
م	میں سے
اَخِیکَ	تیرے بھائیوں
کاموِنی	میری مانند
یاقیم	مبعوث کرے گا
لَکَ	تیرے لئے
یھوہ الوھیکَ	خداوند تیرا خدا

اس آیت کا اردو ترجمہ یہ ہوگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:-

خداوند تیرا خدا تیرے لئے
تیرے درمیان سے یعنی تیرے
بھائیوں میں سے میری مانند
ایک نبی برپا کرے گا۔

ہم آگے چل کر بتائیں گے کہ اس متن کے متعلق بعض الفاظ الحاقی ہیں۔ اب آیت ۱۸ کا عبرانی متن ملاحظہ ہو:-

نابی	نبی
آقیم	میں برپا کروں گا
لَھم	ان کے لئے
مِقِرّب	درمیان سے
اَخیھم	ان کے بھائیوں
کاموکَ	تیری مانند

اس کا سلیس ترجمہ یہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

میں ان کے لئے ان کے بھائیوں
میں سے تیری مانند ایک نبی
برپا کروں گا۔

بشارت تورات کا موجودہ الذکر متن وادیٔ قمران کے غاروں سے بھی مل چکا ہے۔ (The Dead Sea Scroles in English by G. Vermes P.245)

گویا صحتِ متن کی توثیق ہو چکی ہے۔ اس کی بنیاد پر پہلے متن کو جانچنے کی ضرورت ہے۔ ضمائر کے اختلاف سے قطع نظر دو اختلاف بالکل واضح ہیں۔ مِقرب دونو جگہ ہے لیکن پہلی بشارت میں اس کے آگے حرف "کَ" کا اضافہ کر دیا گیا۔ "اخی" کا لفظ دونو عبارتوں میں موجود ہے۔ پہلی عبارت میں "اخی" سے پہلے حرف میم کا اضافہ ہے۔ دوسری بشارت میں "مقرب اخی" اکٹھا ہے یعنی "بھائیوں کے درمیان سے"۔ پہلی بشارت میں حرف کاف کے اضافہ سے مقرب کو مقربکَ کر دیا گیا ہے۔ اس طرح اس کا مستقل مفہوم ہوگیا یعنی "تیرے درمیان سے"۔ اسی طرح پہلی عبارت میں اخی سے پہلے میم کے اضافہ سے مِاَخی ہوگیا۔ عبرانی میں "مِ" کے معنے مِنْ کے ہوتے ہیں یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے۔ مفہوم یہ ہوگیا کہ یہ بھائی کوئی باہر کے نہیں بلکہ تیرے ہی درمیان کے لوگ یعنی بنی اسرائیل ہیں۔ بشارت ۱۸ کے الفاظ من و عن آج سے دو ہزار سال پہلے کے ایک عبرانی قطعہ پر لکھے ہوئے مل گئے۔ یہ نوشتہ بحرِ میت کے غار ۴ سے ملا ہے۔ دوسری قراءت کی بنیاد پر اگر پہلی کو جانچا جائے تو حرف کاف اور میم کا اضافہ مبرہن ہو کر منظرِ عام پر آجاتا ہے۔ بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ تورات میں ایک حرف کے حذف اور اضافہ سے مفہوم کچھ کا کچھ ہوگیا۔ ایک دلچسپ مثال ملاحظہ ہو۔

موجودہ تورات میں حیاۃ الآخرہ کا کہیں ذکر نہیں۔ سامری تورات میں یوم الدّین کے لئے دو لفظ آتے ہیں۔ مسوراتی متن میں یوم کی میم اڑا دی گئی اس طرح جزا سزا کے دن کا مفہوم ختم ہوگیا۔ اب نیو انگلش بائیبل کے علماء نے متن میں یوم کا لفظ بحال کرکے ترجمہ کیا ہے (استثناء ۳۲/۳۵)

زمانہ قدیم میں چونکہ اکثر علماءِ یہود حیاۃ الآخرہ کے قائل نہیں تھے انہوں نے حرف میم اڑا کر حیاۃ الآخرہ کے مفہوم کو ختم کر دیا۔ اسی طرح علماءِ یہود یہ سمجھتے تھے کہ مثیلِ موسیٰ نے بنی اسرائیل میں سے پیدا ہونا ہے انہوں نے میم اور کاف کے اضافہ سے بشارتِ تورات میں یہ مفہوم پیدا کر دیا کہ یہاں بھائیوں سے مراد خود بنی اسرائیل ہیں۔

کاف اور میم کے اضافہ سے جو تحریف کی گئی اس کا ایک اَور بیّن ثبوت موجود ہے۔ نسخہ سبعینیہ میں یعنی قدیم ترین یونانی ترجمہ میں "تیرے ہی درمیان میں سے" کے الفاظ نہیں ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آج سے ۲۳۰۰ سال پہلے علماءِ یہود کے ہاتھ میں جو عبرانی تورات تھی اس میں "مقرب اخی" تھا "مقرب مِاَخی" نہیں تھا۔ یونانی زبان کے قدیم ترین مستند نسخوں میں "تیرے ہی درمیان سے" کے الفاظ کا نہ ہونا غمازی کرتا ہے اس امر کی کہ یہ الفاظ متنِ تورات کا حصہ نہیں ہیں۔

پھر ایک اور زبردست ثبوت یہ کہ الحاقی الفاظ میں یہ ہے۔ کہ نئے عہدنامہ میں دو جگہ بشارت تورات درج ہے۔ دونوں جگہ "خداوند خدا تیرے لئے تیرے بھائیوں میں سے نبی مبعوث کرے گا" کے الفاظ ہیں۔ ایک دفعہ مقدس پطرس نے اس بشارت کا حوالہ دیا (اعمال ۳/۲۲) اور ایک دفعہ سٹیفن نے جو کہ ایک تابعی تھا اس بشارت کا ذکر کیا ہے (اعمال ۷/۳۷)۔ صاف ظاہر ہے کہ حواریوں کے سامنے عبرانی یا یونانی بائیبل کے جو نسخے تھے ان میں

"تیرے ہی درمیان سے"

کے الفاظ ناپید تھے۔ ورنہ وہ ان الفاظ کو نظر انداز کرنے کے مجاز نہ تھے۔

نیو انگلش بائیبل کے دیباچہ میں علماءِ بائیبل نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ تیسری و دوسری صدی قبل مسیح میں جو عبرانی متن یہودی عالموں کے سامنے تھا جس سے انہوں نے یونانی ترجمہ کیا وہ مسوراتی متن سے بہتر تھا۔ جہاں اختلاف پیدا ہوتا ہے وہاں یونانی ترجمہ کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ افسوس مثیلِ موسیٰ والی بشارت میں علماءِ بائیبل اپنا اصول بھول گئے۔ انہوں نے سبعینیہ کا متن قبول نہیں کیا۔ حیرانی اس امر کی ہے کہ کوئی نوٹ بھی نہیں دیا۔ ظاہر ہے کہ ان کے دل میں چور تھا۔ اظہارِ حق سے ان کے قلم رُکے رہے۔ نیو انگلش بائیبل میں عہدِ عتیق کے حواشی اختلافِ نسخ سے بھرے ہوئے ہیں۔ یہاں بھی نوٹ آسکتا تھا لیکن

"تیرے ہی درمیان میں سے"

کے الفاظ پر کوئی نوٹ موجود نہیں۔ کتمانِ حق کا یہ واضح ثبوت ہے۔

(باقی)

فرمانِ خداوندی

تحقیر و تمسخر

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْھُمْ۔ (الحجرات)

اے مومنو! کوئی قوم کسی دوسری قوم سے اسے حقیر سمجھ کر ہنسی مذاق نہ کیا کرے ممکن ہے کہ وہ اس قوم سے اچھی ہو۔

(قیادت تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

ریڈیو اور لاؤڈ سپیکر
آسان قسطوں پر
محمود ریڈیو اینڈ ٹیلی ویژن کمپنی
۲۱- ہال روڈ ——— لاہور

شوریٰ انصار اللہ کیلئے تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۴ / تبوک ہے۔ (قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

رپورٹ طالبات فضل عمر تعلیم القرآن کلاس ربوہ ۱۹۷۰ء

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار فضل اور احسان ہے کہ اس سال کی فضل عمر کلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی گذشتہ سالوں سے زیادہ طالبات نے شرکت کی گو بیرون از ربوہ طالبات کی تعداد میں کوئی نمایاں اضافہ نہ تھا۔ لیکن ربوہ کی طالبات کی تعداد میں گذشتہ سالوں سے نمایاں اضافہ تھا۔ تین سو ساڑھے تین سو کے درمیان روزانہ مسجد مبارک میں حاضری رہی ہے بعض طالبات مجبوری یا بیماری کے باعث امتحان میں شمولیت نہ کر سکیں کل ۲۸۷ طالبات نے امتحان دیا جن میں سے ۶۹ معیار اول کی اور ۲۱۸ معیار دوم کی امتحان میں شامل ہوئیں۔ جن میں سے معیار اول کی ۶۸ اور معیار دوم کی ۱۹۹ کامیاب رہیں یعنی کل ۲۶۷ کامیاب رہیں اور نتیجہ ۹۳ فیصدی رہا۔

اس سال مندرجہ ذیل شہروں سے طالبات نے کلاس میں شمولیت کی۔ پشاور مردان۔ راولپنڈی۔ جہلم۔ گوجرانوالہ شہر راہوالی ضلع گوجرانوالہ۔ گکھڑ کولہ ضلع گوجرانوالہ۔ مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ رسول نگر ضلع گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ شہر گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کھاریاں ضلع گجرات۔ لالہ موسیٰ۔ چک سکندر ضلع گجرات سماعیلہ ضلع گجرات۔ جھنگ صدر۔ احمد نگر عنایت پور ضلع جھنگ۔ پکا سوانا ضلع جھنگ۔ شور کوٹ ضلع جھنگ۔ سرگودہا شہر بھیرہ۔ جوہر آباد۔ چک ۲۰ ضلع سرگودہا لائلپور شہر۔ چک ۱۲۱ گوکھووال ضلع لائلپور۔ سمندری۔ چک ۳۴ ضلع لائلپور جڑانوالہ ضلع لائلپور۔ شیخوپورہ شہر۔ کرمپورہ ضلع شیخوپورہ۔ چک اسلام نگر ضلع شیخوپورہ۔ ڈیرہ غازیخان۔ بہاولپور۔ بہاولنگر۔ خانپور بگا ضلع مظفرگڑھ ساہیوال چک رنگ شاہ ضلع ساہیوال ملتان شہر۔ بورے والا ضلع ملتان۔ جہانیاں ضلع ملتان۔ لاہور و شاہدرہ ضلع لاہور اس سال خصوصیت سے سرگودہا۔ لائلپور لاہور اور پشاور سے زیادہ تعداد میں طالبات آئیں۔ کل ۳۹ مقامات سے ربوہ کے علاوہ طالبات نے شرکت کی۔ طالبات کے قیام کا انتظام جامعہ نصرت میں تھا اور قیام و طعام کی ذمہ داری نصیرہ نزہت صاحبہ اہلیہ حافظ بشیر الدین کے سپرد تھا۔ جنہوں نے نہایت جانفشانی سے یہ فریضہ سرانجام دیا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ طالبات کی عمومی نگرانی ثریا بیگم اہلیہ مرزا عبدالقیوم صاحب جو لاہور لجنہ کی طرف سے طالبات کی نگران بن کر آئی تھیں اور خود بھی کلاس میں شریک تھیں کے ذمہ تھی۔ انہوں نے بھی احسن طریق سے اپنے فرائض سرانجام دئے۔

طالبات کے لئے تعلیم کا انتظام مسجد مبارک میں پس پردہ تھا۔ تمام اساتذہ نے بہت محنت سے پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ روزانہ طالبات کو تقریروں کی مشق بھی شام کے وقت کروائی جاتی تھی اور اختتام کلاس پر تقریروں کا مقابلہ بھی ہوا جس میں ۳۰ طالبات نے حصہ لیا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ تمام طلباء اور طالبات میں اول امۃ الرفیق بنت قریشی فضل حق صاحب رہیں۔ جنہوں نے $\frac{190}{200}$ نمبر حاصل کئے

تمام طالبات نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف بھی حاصل کیا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپ کی بیگم صاحبہ کی طرف سے طالبات کی دعوت بھی کی گئی ایک اور امر قابل ذکر ہے کہ گذشتہ سال یعنی ۱۹۶۹ء کی طالبات کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے "شہد کی مکھی" پر ایک مضمون لکھنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ گذشتہ سال وہ مضامین دیکھے نہ جا سکے تھے۔ اب ان مضامین کو دیکھکر نصیرہ صادقہ بنت مولوی غلام محمد مصطفیٰ صاحب گوجرانوالہ اول قرار دی گئیں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس سے ان کو انعام عطا فرمایا۔

۳۰ اگست کو اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے پارٹی دی گئی تھی۔ تلاوت قرآن کریم نظم اور رپورٹ کے بعد سیدہ منصورہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے طالبات میں انعامات تقسیم کئے بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر جو آپ نے طلباء میں فرمائی بذریعہ لاؤڈ سپیکر طالبات نے بھی سنی اور اختتامی دعا میں شامل ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب بچیوں اور مستورات کو جنہوں نے ایک ماہ مرکز میں رہ کر قرآن مجید اور علوم دینیہ سیکھے قرآن مجید پڑھنے پڑھانے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس نوٹ کے ذریعہ تمام طالبات فضل عمر تعلیم القرآن کو یہ تاکید کرتی ہوں کہ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اختتامی تقریر میں فرمایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب روزانہ پڑھا کریں۔ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کریں ہر طالبہ یہاں سے جا کر جو قرآن مجید کا ترجمہ انہوں نے یہاں پڑھا ہے۔ اسے بار بار دہرائیں۔ تا اچھی طرح یاد ہو جائے اور روزانہ چند صفحات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی کتاب کے پڑھا کریں جب ایک کتاب ختم ہو جائے دوسری شروع کر دیں اور ہر ماہ مجھے اطلاع دیا کریں کہ کتنی کتب یا کتنے صفحات کس کتاب کے پڑھ چکی ہیں تا ان کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں برائے دعا کے پیش کئے جا سکیں۔ جن طالبات نے انعامات حاصل کئے ان کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ اس سال طالبات ربوہ اور بیرون ربوہ کا نیٹ بال کا میچ بھی کروا دیا گیا جس میں ربوہ کی طالبات جیت گئیں اور چند اور کھیلیں بھی کروائی گئیں اور اول دوم سوم آنے والی طالبات کو انعامات دئے گئے۔

(دستخط مریم صدیقہ)

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس ۱۹۷۰ء میں انعامات لینے والی طالبات

تحریری امتحان معیار اول

اوّل:۔ امۃ الرفیق بنت قریشی فضل حق صاحب ربوہ $\frac{190}{200}$

دوم: امۃ الرؤف بنت محمد اسحٰق صاحب ربوہ ۱۸۸

سوم:۔ امۃ الحکیم لبیقہ بنت مولانا ابوالعطاء صاحب ربوہ ۱۸۶

تحریری امتحان معیار دوم

اوّل: فریدہ بشیر بنت بشیر احمد صاحب ربوہ $\frac{187}{200}$

دوم: بشریٰ شاہدہ " حکیم محمد اسمٰعیل " " ۱۸۲

سوم:۔ امۃ السمیع راشدہ بنت مولانا ابوالعطاء صاحب ربوہ ۱۷۲

سپیشل: نصرت امین بنت محمد امین صاحب لائلپور ۱۷۱

پرچہ قرآن مجید معیار اول

اوّل:۔ امۃ الرفیق بنت قریشی فضل حق صاحب ربوہ $\frac{92}{100}$

دوم:۔ امۃ الرؤف بنت محمد اسحاق صاحب ربوہ ۹۲

پرچہ قرآن کریم معیار دوم

اوّل: بشریٰ شاہدہ بنت حکیم محمد اسمٰعیل صاحب $\frac{92}{100}$

دوم:۔ امۃ السمیع راشدہ بنت مولانا ابوالعطاء صاحب ۹۳

خلاصہ تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

اوّل:۔ فرحت افزاء بنت چوہدری علی محمد صاحب عاصی چک ۱۲۱ گوکھووال ضلع لائلپور $9\frac{1}{2}$

دوم:۔ امۃ المجیب بنت چوہدری اکرام اللہ صاحب ملتان $\frac{9}{10}$

سوم:۔ انیس شہناز بٹ بنت خواجہ محمد امین صاحب ربوہ $8\frac{1}{2}$

تقریری مقابلہ معیار اوّل

اوّل:۔ امۃ الحکیم لبیقہ بنت مولانا ابی العطاء صاحب

دوم:۔ (۱) نصیرہ صادقہ بنت مولوی غلام مصطفیٰ صاحب گوجرانوالہ

(۲) سلمٰی قریشی بنت قریشی محمود الحسن صاحب سرگودہا

سوم:۔ امۃ الشکور بنت چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بنگالی ربوہ

تقریری مقابلہ معیار دوم

اوّل:۔ (۱) امۃ الکریم نزہت بنت حافظ بشیر الدین صاحب ربوہ

(۲) امۃ الرفیق طاہرہ بنت مولوی ابوالعطاء صاحب

دوم:۔ نیرہ بنت عبدالسلام خانصاحب پشاور

سوم:۔ صالحہ بنت محمد الطاف صاحب پشاور

بیرون از ربوہ طالبات میں سے معیار اوّل میں

اوّل:۔ صبیحہ سعید بنت محمد سعید صاحب لاہور $\frac{185}{200}$

دوم:۔ نصیرہ صادقہ بنت مولوی غلام مصطفیٰ صاحب گوجرانوالہ ۱۸۱

سوم: امۃ الکریم بنت محمد عبداللہ خان صاحب جھنگ ۱۸۰

سپیشل:۔ مسرت جہاں بنت ماسٹر عبدالحق صاحب ناصر ساہیوال ۱۷۸

بیرون از ربوہ طالبات میں سے معیار دوم میں

اوّل:۔ نصرت امینہ بنت ڈاکٹر امین الدین صاحب لائلپور $\frac{171}{200}$

دوم:۔ امۃ المجیب بنت چوہدری اکرام اللہ صاحب ملتان ۱۵۰

سوم:۔ طاہرہ جبیں اہلیہ محمد اشرف صاحب ناصر مربی بہاولپور ۱۳۸

حاضر باشی کا اوّل انعام

نصرت رحمان بنت عبدالرحمٰن صاحب لائلپور لگاتار چھ سال سے اس کلاس میں آرہی ہیں۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصّہ لینے والے مخلصین

نام	شہر یا گاؤں	وعدہ	ادائیگی
مکرم شیخ مختار احمد صاحب	سمن آباد لاہور	۵۰۰	۱۰۰
جماعت احمدیہ	پکا ڈوانہ	۵۲۰	-
" خان محمد لطیف خان صاحب	غلہ منڈی سیالکوٹ	۵۰۰	۲۰۰
لجنہ اماء اللہ	جہلم شہر	۷۲۲	-
" سید عبدالرزاق شاہ صاحب	ربوہ	۵۰۰	۱۰۰
" مسعود احمد صاحب ظفر بک ڈپو	سرگودھا	۵۰۰	۲۰۰
" ظفر احمد صاحب کریانہ مرچنٹ سیٹلائٹ ٹاؤن	"	۵۰۰	۲۰۰
" میجر غلام حسین صاحب ریماؤنٹ ڈپو	"	۵۰۰	۵۰۰
محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ اہلیہ پروفیسر عبدالقادر ڈاہری نواب شاہ		۵۰۰۰	۲۰۰۰
مکرم ڈاکٹر محمد امین الدین صاحب عامر معہ بچگان	لائل پور	۵۰۰	۲۵۰
" منجانب سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرحومہ	"	۵۰۰	۲۵۰
" " زبیدہ خاتون دختر مرحوم	"	۵۰۰	۲۵۰
خالد ہدایت بھٹی صاحب نیشنل بنک پاکستان لاہور		۵۰۰	۲۰۰
" شیخ محمد حسن صاحب پراچہ	بھیرہ ضلع سرگودھا	۵۰۰	۳۰۰
" محترمہ احمدہ بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب مع والدین ماڈل ٹاؤن لاہور (اضافہ)		۵۰۰	-
" میر محمد بخش ایڈووکیٹ	گوجرانوالہ	۵۰۰	۵۰۰
لجنہ اماء اللہ چک ۹۰ شمالی	سرگودھا	۵۰۰	۲۰۰
لجنہ اماء اللہ	گوکھووال چک ۱۲۱ لائلپور	۷۰۰	-
لجنہ اماء اللہ	کنری - سندھ	۱۰۰۰	-
جماعت احمدیہ تخت ہزارہ		۵۰۰	۱۲۰
مکرم شیخ عبدالخالق صاحب	ربوہ	۵۰۰	۲۰۰
" چوہدری محمد الدین صاحب	جوڑا سنگھ شیخوپورہ	۲۰۰۰	
" نعمت علی خان صاحب	چاد بھاگو وانا حال راولپنڈی	۱۰۰۰	۱۰۰۰
" عزیز اللہ صاحب منجانب مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی مرحوم لندن		۵۰۰	۵۰۰
محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ بیگم حمید اللہ صاحب ڈار اسلام آباد		۵۰۰	۵۰۰
" امۃ الرحمان صاحبہ و بشریٰ صادقہ صاحبہ		۵۰۰	۲۰۰
خواجہ بشیر احمد صاحب		۱۰۰۰	
" سیف اللہ صاحب	رحمٰن پورہ لاہور	۵۰۰	۵۰۰
" لجنہ اماء اللہ دارالبرکات	"	۱۰۰۰	-
" چوہدری محمد حسین صاحب ہیڈ خانکی	وزیر آباد	۱۰۰۰	
منجانب والدین خود		۱۰۰۰	
" چوہدری حمید اللہ صاحب مع اہل و عیال دارالصدر جنوبی	ربوہ	۵۰۰	۱۰۰

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی اجتماع

امسال اطفال الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی اجتماع مورخہ ۱۶، ۱۷، ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۰ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

قائد مجالس کا فرض ہے کہ وہ جملہ اطفال کو ان تاریخوں سے آگاہ کر دیں اور ابھی سے اجتماع میں شمولیت کی تیاری شروع کروا دیں۔ یہ اجتماع دینی اور اخلاقی تربیت کا ایک سنہری موقع ہے۔ اطفال کثرت کے ساتھ اس میں شامل ہونا چاہیے

تفصیلی ہدایات عنقریب جاری کر دی جائیں گی۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

افسوس کہ مولوی حیات محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سابق نقیب مسجد احمدیہ دہلی دروازہ لاہور تقریباً ۱½ سال صاحبِ فراش رہنے کے بعد اپنے آبائی گاؤں موضع دھبر کے کلاں ضلع گجرات میں مورخہ ۲۳/۸ بعد نماز ظہر اپنے مولائے حقیقی کو جا ملے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم اپنی ملازمت کے تقریباً ۳۵ سال گذارنے کے بعد ریٹائر ہو کر اپنے آبائی گاؤں میں مقیم تھے اور عرصہ ڈیڑھ سال سے فالج کی بیماری میں مبتلا تھے عمر بوقت وفات تقریباً ۸۵ سال تھی۔

مرحوم عین جوانی کے آغاز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر ۱۹۰۲ء میں قادیان حاضر ہو کر دستی بیعت سے فیض یاب ہوئے۔ نہایت متقی پرہیزگار۔ صابر اور دعاگو بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق ہونے کی وجہ سے سچی خوابیں ہوتیں۔ اور دعاؤں کی قبولیت کا شرف حاصل تھا۔ صاف گو۔ صادق۔ سخی۔ ہنس مکھ۔ عاشق رسول۔ عاشق مسیح موعود اور جماعت کی محبت میں فدائی اور خلیفہ وقت کے ہر حکم پر لبیک کہنے والے بزرگ تھے لاہور سے فارغ ہونے کے بعد تقریباً ۲۰ سال گاؤں کی جماعت کی تربیت اور خدمت میں دن رات مشغول رہے۔ مرحوم کا سارا وقت تقریباً مسجد میں ہی گذرتا پانچوں نمازیں نہایت باقاعدگی کے ساتھ پڑھاتے۔ نماز کے بعد با فارغ وقت میں حضرت مسیح موعودؑ حضرت خلیفہ اولؓ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور دیگر صحابہ بزرگوں کے چشم دید واقعات سنا سنا کر احباب جماعت کے ایمان تازہ کرتے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت فردوس میں جگہ عطا فرمائے مرحوم موصی تھے۔ اپنے گاؤں میں امانتاً دفن کر دیا گیا۔ اپنے پیچھے ایک بیوہ اور دو لڑکیاں۔ سات نواسے چھوڑے ہیں احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو

خاکسار چوہدری نذر محمد چارج مین لوکو شیڈ خانیوال

حال دھبر کے کلاں۔ ضلع گجرات

بل ماہ اگست ۱۹۷۰ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوائے گئے ہیں۔ ان کی ادائیگی دس ستمبر تک ضرور ہو جانی چاہیئے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

حفظ سترہ آیات کے سلسلہ میں

مجالس اطفال الاحمدیہ کی مساعی

سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کرنے کے بارہ میں مجالس اطفال الاحمدیہ کی طرف سے ۲۹ اگست ۱۹۷۰ء تک جو رپورٹس موصول ہوئی ہیں۔ ان کی روشنی میں اعداد و شمار حسب ذیل ہیں۔

تعداد مجالس جن کی طرف سے رپورٹ ملی	۱۷۹
تعداد اطفال جو مکمل طور پر سترہ آیات یاد کر چکے ہیں	۲۵۲۸
تعداد اطفال جو ابھی آیات یاد کر رہے ہیں	۱۸۲۶

جو اطفال ابھی تک یہ آیات نہیں یاد کر سکے تا مدین اور والدین کا فرض ہے کہ ان کو جلد از جلد آیات یاد کروائیں۔

مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

چندہ وقف جدید کی ادائیگی نہ کرنیوالی جماعتیں

وقف جدید کے وعدہ جات پورا کرنے کے متعلق قبل ازیں بھی کئی اعلانات کئے جا چکے ہیں۔ اب ذیل میں ان جماعتوں کی فہرست دی جاتی ہے۔ جہاں ابھی تک پچاس فی صدی ادائیگی بھی نہیں ہوئی۔ اسلئے یہ امر قابل تشویش ہے۔ عہدیداران مال اور وقف جدید براہ کرم اس کی طرف فوری توجہ فرماویں اور تمام جمع شدہ رقوم فوری طور پر بجساب وقف جدید ارسال فرماویں۔

۱۔ جماعت احمدیہ چنیوٹ ضلع جھنگ
۲۔ " " " احمد نگر "
۳۔ " " " پکا نسوانہ "
۴۔ " " " لکھی نو "
۵۔ " " " چک ۹۷/ج ب "
۶۔ " " " سمندر "
۷۔ " " " محلہ جات ربوہ "
۸۔ جماعت احمدیہ لائلپور۔ ضلع لائلپور
۹۔ " " " چک ۱۲۱/گ ب گوکھووال "
۱۰۔ " " " چک ۱۲۷/گ ب بہلولپور "
۱۱۔ " " " ۲۷۷/گ ب گوکھووال
۱۲۔ " " " چک جھمرہ "
۱۳۔ " " " چک ۸۸/ج ب
۱۴۔ " " " ۹۳/T.D.A
۱۵۔ " " " منظفر گڑھ
۱۶۔ " " " کوٹ ادو
۱۷۔ " " " لیہ
۱۸۔ " " " چک ۵۱۸/T.D.A
۱۹۔ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان
۲۰۔ " " " بستی رنداں
۲۱۔ " " " کوٹ قیصرانی
۲۲۔ " " " بستی چوہدری شریف الدین
۲۳۔ " " " چک ۱۹۱/R-7
۲۴۔ " " " چک ۱۸۹/R-7
۲۵۔ " " " ۸۴ فتح
۲۶۔ " " " چک ۱۲۱/ب مراد
۲۷۔ " " " منڈی حاصل پور
۲۸۔ " " " چک ۱۹۲ مراد (ہاتی)

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

وقف جدید کے لئے اراضی دینے والے اصحاب توجہ فرماویں

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر وقف جدید کے زیر انتظام سینکڑوں احمدیوں نے اللہ تعالےٰ کے فضل سے اپنی اراضی کا کچھ حصہ سلسلے کی خاطر وقف کیا تھا۔ مگر ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چند برس تک تو انہوں نے اس اراضی کی پیداوار کی رقوم ادا کیں۔ لیکن بعد میں کسی نہ کسی وجہ سے ادائیگی میں تاخیر کرتے رہے۔

ایسے اصحاب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ان کی وقف شدہ اراضی کا مکمل ریکارڈ دفتر میں موجود ہے ان کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے اقرار نامے کے مطابق اس اراضی کی پیداوار اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کرنے کی نیت سے وقف جدید کو باقاعدگی کے ساتھ ادا کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

درخواست دعائے مغفرت

عزیزم مظفر احمد بٹ ابن عبد الحمید صاحب بٹ ۲۵/۹ کی صبح کو جہلم میں بعمر پندرہ سال ریوالور کی گولی لگنے سے اپنے مولیٰ حقیقی کے پاس جا پہنچا۔ عزیز نے اس سال ہی میٹرک کا امتحان سیکنڈ ڈویژن میں پاس کر کے فرسٹ ایئر میں داخلہ لیا تھا۔ بہت سعادت مند اور نیک لڑکا تھا۔ اس کی میت ۲۶/۹ کی صبح چار بجے ربوہ لائی گئی۔ ۱۱ بجے دوپہر نماز جنازہ مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھائی جس میں ربوہ کے احباب نے بکثرت شرکت فرمائی جہلم کے احباب جماعت کے علاوہ کئی غیر احمدی دوست بھی شامل ہوئے۔

عزیزم کی والدہ کو اس جانکاہ حادثہ سے سخت صدمہ پہنچا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اس کی والدہ اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین

عبد اللہ خان عفی اللہ عنہ
افغان کریانہ سٹور نئی منڈی لائلپور

منافع ۱۴ فیصد سے بھی زیادہ

۱۰،۰۰۰ روپے

صرف ۷ سال میں

۲۰،۰۰۰ روپے

بن جاتے ہیں

منافع مع بونس ڈپازٹ اسکیم

میں روپیہ لگایئے

آپ چاہیں تو ــــ
* دس ہزار تک کی رقم یکمشت یا تھوڑا تھوڑا کر کے جمع کرا سکتے ہیں۔
* جمع شدہ کل رقم یا اس کا کوئی حصہ سات سال سے پہلے نکال سکتے ہیں۔
* صرف بونس لیں یا کچھ بونس لیں اور کچھ منافع جو ہر ششماہی پر دیا جاتا ہے۔
* ہر جمع شدہ سو روپے کی واپسی پر منافع اور بونس حسب ذیل شرح پر لے سکتے ہیں۔

پانچ سال سے پہلے ــــ ۶ فیصد سالانہ منافع
پانچ سال بعد ــــ ۶۰ روپے بونس یا ۲۱ روپے بونس اور ۶ فیصد منافع
چھ سال بعد ــــ ۸۰ روپے بونس یا ۲۶ روپے بونس اور ۶ فیصد منافع
سات سال بعد ــــ ۱۰۰ روپے بونس یا ۳۲ روپے بونس اور ۶ فیصد منافع

پوسٹ آفس سیونگ بینک

اپنے گھر بار کیلئے بچت کیجئے بزم وطن کیلئے

جاری کردہ:۔ سنٹرل ڈائریکٹریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

DPS

Spotlit

اللہ تعالیٰ کے رستہ میں اپنے اموال خرچ کرنے سے دریغ نہ کرو

خدا کے رستہ میں اموال خرچ نہ کرنا خود کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس آیت کا مفہوم سمجھنے میں لوگوں کو بڑی غلط فہمی ہوئی ہے۔ انہیں خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاں کوئی تکلیف پیش آتی ہے وہ فوراً کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والی بات ہے ہم اس میں کس طرح حصہ لے سکتے ہیں حالانکہ اس کے ہرگز یہ معنے نہیں کہ جہاں موت کا ڈر ہو وہاں سے مسلمان کو بھاگ جانا چاہیئے اور اسے بزدلی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے بلکہ اس کے معنے یہ ہیں کہ جب دشمن سے لڑائیاں ہو رہی ہوں تو اس وقت اپنے مالوں کو خوب خرچ کرو اگر تم اپنے اموال کو روک لوگے تو اپنے ہاتھوں اپنی موت کا سامان پیدا کروگے۔ چنانچہ احادیث میں حضرت ابو ایوب رضی انصاری سے مروی ہے کہ انہوں نے اس وقت جب کہ وہ قسطنطنیہ فتح کرنے کے لئے گئے ہوئے تھے کہا کہ یہ آیت ہم انصار کے بارہ میں نازل ہوئی تھی اور پھر انہوں نے بتایا کہ پہلے تو ہم خدا تعالیٰ کے رستہ میں اپنے اموال خوب خرچ کیا کرتے تھے۔ لیکن جب خدا تعالیٰ نے اپنے دین کو تقویت اور عزت دی اور مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہوا تو قُلْنَا ھَلْ نُقِیْمُ فِیْ اَمْوَالِنَا وَ نُصْلِحُھَا (ابو داؤد جلد اوّل کتاب الجہاد) ہم نے کہا کہ اگر اب ہم اپنے مالوں کی حفاظت کریں اور انہیں جمع کریں تو یہ اچھا ہوگا۔ اس وقت یہ آیت اُتری کہ اللہ تعالیٰ کے رستہ میں اپنے اموال خرچ کرنے سے دریغ نہ کرو کیونکہ اگر تم ایسا کروگے تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ تم اپنی جانوں کو ہلاکت میں ڈالنا چاہتے ہو۔ پس اپنے مالوں کو جمع نہ کرو بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ کے رستہ میں خوب خرچ کرو ورنہ تمہاری جانیں ضائع چلی جائیں گی دشمن تم پر چڑھ آئیں گے اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم ہلاک ہو جاؤ گے۔

وَاَحْسِنُوْا اور اپنے فرائض کو عمدگی سے ادا کرو یا اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالی وسعت عطا فرمائی ہے تو اپنے نادار اور غریب بھائیوں کے اخراجات بھی برداشت کرو اور نیکی کی نئی سے نئی راہیں تلاش کرتے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

پھر اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے غرباء کی امداد کی طرف بھی توجہ دلائی ہے اور فرمایا ہے کہ تم زکوٰۃ اور عشر وغیرہ مقررہ ٹیکس بھی دو مگر اس کے علاوہ ہم تم سے بعض طوعی ٹیکس بھی مانگتے ہیں۔ چنانچہ ہم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ ہمیشہ غرباء کی امداد کے لئے روپیہ دیتے رہو۔ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ اور اپنے نفسوں کو ہلاکت میں مت ڈالو۔ یعنی اے مالدارو! اگر تم اپنے زائد مال خوشی سے دیدو گے تو وہ تو زائد ہی ہیں تم کو کوئی حقیقی نقصان نہیں پہنچے گا۔ لیکن اگر تم ایسا نہیں کروگے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ یہ الفاظ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے زارِ روس کے ساتھ ہونیوالے واقعات کا پورا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر ایسا نہ کروگے تو جو کچھ زارِ روس اور روسی امراء یا فرانس کے امراء کا حال ہوا وہی تمہارا ہوگا۔ آخر عوام ایک دن تنگ آکر لوٹ مار پر اُتر آئیں گے۔ ..... اللہ تعالیٰ اس آیت میں ایسی ہی حالت کی طرف اشارہ فرماتا ہے کہ دیکھو ہم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ اگر تمہارے پاس زائد مال ہو تو اسے خدا تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کر دیا کرو اور اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ یعنی بے شک کماؤ تو خوشی سے مگر اس دولت کو اپنے گھر میں جمع نہ رکھا کرو ورنہ کسی دن لوگ تمہارے خلاف اکٹھے کھڑے ہوں گے اور تم ہلاک ہو جاؤ گے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ البقرہ صـ ۴۲۹ تا ۴۳۱)

محترم چوہدری مراد بخش صاحب لدھیانوی رضی کی وفات

میرے والد ماجد چوہدری مراد بخش صاحب لدھیانوی مورخہ یکم اگست ۱۹۷۰ء بوقت ۶ بجے صبح معمولی علالت کے بعد قریباً ۸۰ سال کی عمر میں بمقام گوجرہ ضلع لائلپور وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے تھے۔ آپ نہایت ہی سادہ مزاج، کم گو اور گوشہ نشین تھے۔ آپ کو شہرت اور شہری زندگی سے کوئی لگاؤ نہ تھا۔ آپ کے سب غیر احمدی رشتہ داروں نے جو قریباً ایک ہزار پر مشتمل تھے جب آپ کو نہ صرف تنہا چھوڑ دیا بلکہ مخالفت اور بائیکاٹ میں بھی ایڑی چوٹی کا زور لگایا تو آپ ایک مضبوط چٹان کی طرح احمدیت پر قائم رہے اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانی دی۔ آپ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رض کے سمدھی تھے۔

بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان کی بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں تا اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔

(ایم۔ اے خالق لدھیانوی۔ اسلام آباد)

زکوٰۃ امامِ وقت کے پاس آنی چاہیئے

کسی صاحب نصاب فرد یا عہدیدار جماعت کے لئے واجب نہیں کہ وہ زکوٰۃ کی کوئی رقم یا اس کا کوئی حصہ از خود کسی جگہ خرچ کر لے۔ اگر کسی صاحب نصاب کے نزدیک اس کا کوئی غریب رشتہ دار یا کوئی اور مقامی شخص امداد دیئے جانے کا مستحق ہو تو صاحب نصاب دوست کو چاہیئے کہ اپنی زکوٰۃ میں سے کچھ حصہ ان میں تقسیم کرنے کے لئے حضور اقدس سے قبل از وقت منظوری حاصل کرے۔ کیونکہ زکوٰۃ کے مال پر زکوٰۃ دینے والے یا زکوٰۃ جمع کرنے والے کا کوئی تصرف نہیں ہوتا۔ زکوٰۃ کی تقسیم صرف امامِ وقت کا حق ہے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

انصار اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پندرھواں سالانہ اجتماع مورخہ ۲۳، ۲۴، ۲۵ ماہ اخاء / اکتوبر بروز جمعہ، ہفتہ و اتوار ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ آپ خود بھی اجتماع میں تشریف لائیں اور دوسرے دوستوں کو بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں ہمراہ لانے کی کوشش فرمادیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

محترمہ اہلیہ صاحبہ اولیٰ محترم حاجی نصیر الحق صاحب مرحوم لاہور میں سخت بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے نیز ان کی بیٹی سرور سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عطاء اللہ صاحب کا لاہور میں پتہ کا اپریشن ہوا ہے دونوں کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائے خاص کی احبابِ جماعت اور بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے۔

(شیخ نور الحق۔ دار البرکات ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴